سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر: 15

رسول اللہ ﷺ کی ازدواجی زندگی

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی
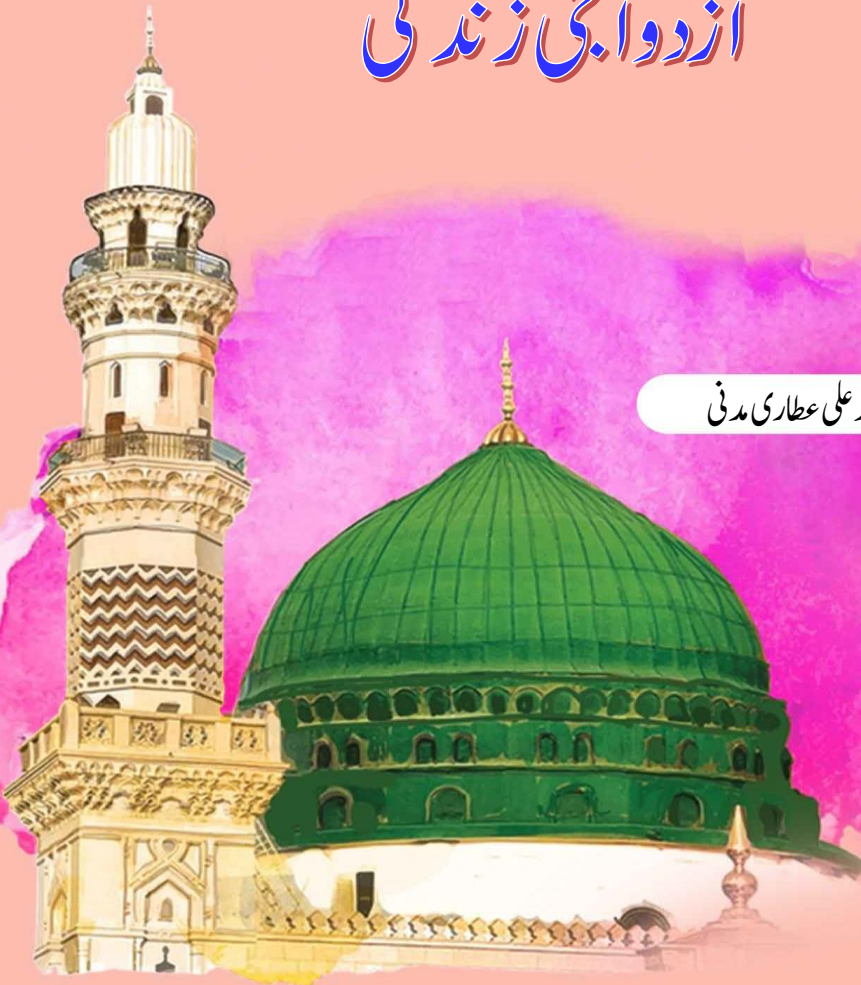
ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا پندرھواں عنوان

مرتب
مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُسْتَطْرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ازدواجی زندگی

مرتب : مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 55

اشاعت اوّل: ستمبر 2023 (ویب ایڈیشن)

پیشکش : ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازدواجی زندگی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

نوٹ: یہ درس ماہنامہ فیضان مدینہ کی مدد سے تیار کیا گیا۔

شوہر اپنی بیوی کے ساتھ کیسا سلوک کرے اِس حوالے سے اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی **"بحیثیت شوہر"** ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سرکارِ اَبدِ قرار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات ہر اِنسان کے ہر دَرجہ و مَراتب کے لئے نمونہ ہے، اگر کسی کی زندگی اہل و عیال کی زندگی ہے تو وہ خیال کرے کہ میری تو ایک یا دو یا زیادہ سے زیادہ چار بیویاں ہیں اور کچھ اَولاد، مگر محبوبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نو بیویاں ہیں، اَولاد اور اَولاد کی اَولاد، داماد، غلام، کنیزیں، مُتَوَسِّلین اور مہمانوں کا ہجوم ہے، پھر کس طرح ان سے برتاؤ فرمایا اور اِس کے ساتھ ساتھ کس طرح رَب کی یاد فرمائی۔ (شانِ حبیب الرحمٰن، ص158-159 بتغیرِ قلیل)

ایک بہترین اور عظیم شوہر کے لئے جن خصوصیات کا تصور کیا جا سکتا

ہے وہ ساری کی ساری خصوصیات ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ والاصفات میں بدرجہ اَتم موجود تھیں۔ آیئے بحیثیت ایک عظیم اور بہترین شوہر کے آپ کی ازدواجی زندگی کے چند پہلو ملاحظہ کیجئے۔

اَزواج کے مکانِ عالیشان:

ایک شوہر پر بیوی کے حقوق میں سے بنیادی حق یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کے رہنے سہنے، کھانے پینے اور پہننے کا مناسب اِہتمام کرے۔ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب مدینۂ منورہ تشریف لائے تو مسجدِ نبوی کے ساتھ ہی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اَزواجِ مطہرات کے لئے مکان بنوائے۔ اُس وقت تک حضرت بی بی سَودہ اور حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہما نکاح میں تھیں اِس لئے دو ہی مکان بنوائے۔ جب دوسری اَزواجِ مطہرات آتی گئیں تو دوسرے مکانات بنتے گئے۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 2/185 ملتقطاً۔ سیرت مصطفٰی، ص182)

اَزواج کے اخراجات کا اِہتمام:

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم توکل کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز تھے، آپ اپنی ذات کے لئے کچھ بچا کر رکھنا پسند نہ فرماتے تھے مگر اپنے اہل

وعیال کے مُعاملے میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا طرزِ عمل یہ تھا کہ آپ ان کے لئے سال بھر کا غلہ جمع فرما دیتے تھے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: بنو نضیر کے اَموال اُن اَموال میں سے تھے جو اللہ پاک نے اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر لوٹا دیئے تھے، مسلمانوں نے انہیں حاصل کرنے کے لئے نہ گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ، یہ اَموال خاص طور پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تصرف میں تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان اَموال سے ایک سال کا خرچ نکال لیتے اور جو مال باقی بچتا اسے جہاد کی سواریوں اور ہتھیاروں کی تیاری پر خرچ کرتے تھے۔ (مسلم، ص747، حدیث:4575) اپنی بیوی پر خرچ کرنا اور اسے کھلانا پلانا جہاں شوہر کی ذِمَّہ داری ہے وہاں شوہر کو اِس پر اَجر و ثواب بھی ملتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: تم اللہ پاک کی رضا کے لئے جو بھی خرچ کروگے اس پر اَجر پاؤگے، یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں رکھوگے اُس میں بھی اَجر ہے۔ (بخاری، 1/439، حدیث:1295) کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس میں بھی اَجر ہے۔ (مسند امام احمد، 6/85، حدیث:17195) اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے والے دینار کو حدیثِ پاک میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے، غلام کو آزادی دلانے کے لئے خرچ کرنے اور مسکین پر خرچ کرنے سے زیادہ اجر و

ثواب والا فرمایا گیا ہے۔(مسلم،ص388،حدیث:2311)

اَزواج سے محبت:

اِسلام سے قبل عورت کو ہمیشہ نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا،اِس کی کوئی قدر و اَہمیت نہ تھی،اِسلام نے عورت کو اس کا حقیقی مقام دے کر عزت و عظمت سے نوازا اور اِس کی قدر و منزلت میں اِضافہ کرتے ہوئے اسے بہترین متاع قرار دیا ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: دُنیا متاع (یعنی قابلِ اِستفادہ چیز) ہے اور دُنیا کی بہترین متاع نیک عورت (بیوی) ہے۔(نسائی،ص527،حدیث:3229) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی اَزواجِ پاک سے محبت فرماتے اور اِس کا اِظہار بھی فرماتے چنانچہ حضرت خدیجہ رضی اللہُ عنہا کے بارے میں فرمایا: مجھے اِن کی محبت عطا فرمائی گئی ہے۔(مسلم،ص1016،حدیث:6278)

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اپنی اَزواج سے محبت واُلفت کا یہ عالَم تھا کہ ان کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے اور کسی بھی حال میں انہیں اِحساسِ کمتری کا شکار نہ ہونے دیتے تھے اِس بات کا اَندازہ اِن اَحادیثِ مبارکہ سے کیجیے کہ اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ مخصوص ایام میں، میں پانی پیتی پھر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دے دیتی تو جس جگہ میرا منہ لگا تھا

حضور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہیں دَہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالتِ حیض میں ہڈّی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر آپ کو دے دیتی تو آپ اپنا دَہن مبارک اُس جگہ رکھتے جہاں میرا منہ لگا تھا۔(مسلم، ص138، حدیث:692)

اَزواج کے ساتھ اچھا برتاؤ:

زمانۂ جاہلیت میں بیویوں پر جو ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جاتے تھے اسے سُن کر ہی کلیجا منہ کو آتا ہے مگر بدقسمتی سے ہمارے مُعاشرے کی حالت بھی اس سے کچھ کم نظر نہیں آتی۔ بیویوں کو تنگ کرنا، جبری طور پر مہر مُعاف کروانا، ان کے حقوق ادا نہ کرنا، ذہنی اَذیتیں دینا، ناراض ہو کر عورت کو اس کے ماں باپ کے گھر بٹھا دینا، اپنے گھر میں رکھ کر بات چیت بند کر دینا، دوسروں کے سامنے ڈانٹ ڈپٹ کرنا، مارنا پیٹنا بلکہ قتل تک کر دینا، اَلغرض ظلم و سِتم کی وہ کون سی صورت ہے جو ہمارے مُعاشرے میں نہیں پائی جاتی البتہ جو اسلامی تعلیمات پر صحیح طور عمل کرتے ہیں وہ ان نازیبا سرگرمیوں سے محفوظ رہتے ہیں کیونکہ اِسلام نے اِس سوچ کی حوصلہ شکنی کی اور بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا، چنانچہ ہمارا ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے: وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ(پ4، النسآء:19) ترجمہ کنز الایمان: اور

ان سے اچھا برتاؤ کرو۔ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی اَزواجِ مطہرات اور شہزادیوں رضی اللہ عنہن کے ساتھ نہایت اچھا برتاؤ کرتے چنانچہ فرماتے ہیں: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے حق میں تم سب سے بہتر ہوں۔ (ابن ماجہ، 2/478، حدیث:1977)

اَزواج کے حقوق کی ادائیگی کا تقرر:

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اپنی اَزواجِ مطہرات کے ساتھ حُسنِ سلوک اور اچھائی کا یہ عالَم تھا کہ سب کی طرف یکساں توجہ فرماتے اور ان سب کو برابر وقت دیتے، چنانچہ حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے رِوایت ہے کہ رَسُولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی اَزواج کے دَرمیان باری مقرر فرماتے ہوئے اِنصاف فرماتے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے الٰہی! یہ میری تقسیم ہے اُس میں جس کا میں مالک ہوں پس تو مجھے اُس میں عتاب نہ فرمانا جس کا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں۔ (ترمذی، 2/374، حدیث:1143)

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نمازِ عصر کے بعد تمام اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو شرفِ ملاقات سے سرفراز فرماتے اور سب کے حجروں میں تھوڑی تھوڑی

دیر ٹھہر کر کچھ گفتگو فرماتے پھر جس کی باری ہوتی وہیں رات بسر فرماتے، تمام اَزواجِ مطہرات رضی اللہُ عنہن وہیں جمع ہو جاتیں، عشا تک آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے بات چیت فرماتے رہتے پھر نمازِ عشا کے لئے مسجد میں تشریف لے جاتے اور مسجد سے واپس آکر آرام فرماتے اور عشا کے بعد بات چیت کو ناپسند فرماتے۔(مسلم، ص592، حدیث:3628)

اَزواج میں قرعہ:

"آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب سفر کا اِرادہ فرماتے تو اَزواج کے دَرمیان قرعہ ڈالتے تھے پھر ان میں سے جس کا نام نکل آتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔" (بخاری، 2/173، حدیث: 2593) حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس طرح (قرعہ ڈالتے) کہ ہر بی بی کا نام کاغذ کی پرچیوں پر لکھ کر ان کی گولیاں بنا کر کسی بچے کے ذَریعہ ایک گولی اُٹھواتے، اس میں جس کا نام نکل آتا، اس کو سفر میں لے جاتے، قرعہ ڈالنے کی اور بھی کئی صورتیں ہیں، مگر یہ زیادہ مُروج ہے۔ یہ عمل شریف بھی حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے اپنی طرف سے کیا حکمِ خداوندی نہ تھا، آپ پر بیویوں (کی باری) میں عدل گھر میں ہی واجب نہ تھا چہ جائیکہ سفر میں واجب ہوتا لہٰذا احق یہ ہی ہے کہ سفر میں

باری مقرر کرنا واجب نہیں، جسے چاہے لے جائے، جسے چاہے چھوڑ دے، بعض بیویاں گھر کے اِنتظام کے لیے موزوں ہوتی ہیں بعض سفر کے اِنتظام کے لیے مناسب، ہاں مستحب ہے کہ قرعہ ڈال کر لے جائے، سرکارِ عالی وقار (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا یہ عمل شریف بیانِ اِستحباب کے لیے ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/82-83ملتقطاً)

گھریلو کام میں ہاتھ بٹانا:

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شہنشاہِ کون و مکاں ہیں، اگر آپ چاہتے تو اِنتہائی شاہانہ اَنداز میں زندگی گزار سکتے تھے اور اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات کو بھی دُنیا کی تمام راحتیں اور آسائشیں فراہم کرسکتے تھے، لیکن آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِنتہائی سادگی اور عاجزی کے ساتھ زندگی بسر فرمائی۔ آپ کی عاجزی کا یہ عالَم تھا کہ گھریلو کام کاج میں اپنی اَزواج کے ساتھ ہاتھ بٹاتے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رَسُولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا: رَسُولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے گھر کے کام کاج میں مشغول رہتے تھے پھر جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ (بخاری، 1/241، حدیث:676)

سیرتِ مبارکہ کے اِس پہلو سے معلوم ہوا کہ شوہر گھریلو کام کاج میں اپنی بیوی کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس کا ہاتھ بٹائے تو یہ کوئی بُری چیز نہیں اور نہ ہی عیب والی بات ہے بلکہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابت ہے مگر بد قسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا بلکہ اگر کوئی مَرد گھر کے کام کاج میں بیوی کی دِلجوئی کرتے ہوئے اس کا ہاتھ بٹائے تو اسے "زَن مُرید، جورو کا غلام" اور نہ جانے کیا کیا نام دیئے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کا تو مزاج ہی بیوی پر حکم چلانے کا ہوتا ہے۔ وہ خود اُٹھ کر پانی بھی نہیں پیتے حالانکہ پانی پینے میں وقت ہی کتنا لگتا ہے، بیوی کو بھی اللہ پاک کی مخلوق سمجھ کر اس پر رحم کرنا چاہیے اور کبھی کبھی آرڈر دینے کے بجائے اسے بھی پانی پلا دینا چاہیے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عِرباض بن سارِیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رَسُولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: "جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے اس کا اَجر دیا جاتا ہے۔" تو میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلایا اور جو کچھ میں نے رَسُولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا تھا، اسے بھی سنایا۔ (مجمع الزوائد، 3/300، حدیث: 4659) بہر حال لوگوں کی باتوں پر توجہ دینے کے بجائے اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کی

نیت سے گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹانے سے نہ صرف بیوی کے دِل میں محبت بڑھے گی بلکہ گھر بھی اَمن کا گہوارہ بن جائے گا۔

اَزواج کے ساتھ مزاح وخوش طبعی:

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس طرح اپنے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے ساتھ خوش طبعی فرماتے اور مسکراتے تھے ایسے ہی اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی پیش آتے اور ”آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزاح میں حق بات کے سِوا کچھ نہ ہوتا۔(ترمذی، 3/399، حدیث:1997) حضرت سیّدُنا اَنس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں میں سب سے بڑھ کر اپنی اَزواج کے ساتھ خوش طبع تھے۔(فیض القدیر، 5/229، تحت الحدیث:6865۔ تاریخ ابن عساکر، 4/37)

اَزواج کی دِلجوئی:

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی اَزواج کی دِلجوئی فرمانے اور ان کے اِحساسات و جذبات کا خیال رکھنے والے تھے۔ حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس گُڑیوں سے کھیلا کرتی تھی، میری سہیلیاں میرے پاس آجاتیں، جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لاتے تو وہ چلی جاتیں، آپ انہیں میری طرف بھیج دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

(مسلم، ص1017، حدیث: 6287) ایک دِن رَسُولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا کی گڑیاں دیکھیں تو دَریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ میری گڑیاں ہیں۔ اِرشاد فرمایا: اِن گڑیوں کے دَرمیان میں کیا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں؟ عرض کی: گھوڑا ہے۔ اِرشاد فرمایا: گھوڑے کے اوپر کیا ہے؟ عرض کی: پَر ہیں۔ اِرشاد فرمایا: کیا گھوڑے کے پَر ہیں؟ عرض کی: آپ نے نہ سنا کہ حضرت سلیمان علیہ السّلام کے گھوڑے کے پَر تھے؟ فرماتی ہیں: اِس پر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِس قدر مسکرائے کہ میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک داڑھوں کو دیکھ لیا۔ (ابوداود، 4/369، حدیث: 4932)

اَزواج کو پَردے کا حکم:

اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُقَدَّس زمانہ نہایت ہی خیر و برکت والا زمانہ تھا اور اَزواجِ مُطَہَّرات یقیناً اُمَّت کی مائیں ہیں کوئی بھی شخص اِن کے بارے میں اپنے دِل میں بُرا خیال لانے کا تَصَوُّر بھی نہیں کر سکتا، اِس کے باوجود آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اَزواجِ مطہرات کو پَردہ کرنے کی تاکید فرماتے۔ اُمُّ المومنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہُ عنہا سے رِوایت

ہے کہ وہ اور اُمُّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہُ عنہا رَسُولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس حاضر تھیں، اِسی دَوران حضرت عبدُاللہ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، چونکہ اُس وقت پَردے کا حکم نازل ہو چکا تھا چنانچہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم دونوں اِن سے پَردہ کرلو۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسُولَ اللہ! یہ تو نابینا ہیں، نہ تو ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی پہچان سکتے ہیں۔ رَسُولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم دونوں انہیں دیکھ نہیں رہی ہو؟ (ترمذی، 4/356، حدیث:2787)

اَزواج کو سلام کرنا:

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ جس طرح آپ گھر سے باہر بچوں بڑوں سبھی کو سلام کرتے اور سلام کرنے میں پہل فرماتے اِسی طرح جب آپ گھر میں تشریف لاتے تو اپنی اَزواج کو سلام فرماتے، ان کے لئے دُعائے خیر فرماتے اور ان کی مزاج پُرسی بھی فرماتے۔ (مسلم، ص 571، حدیث: 3500، ص572، حدیث:3502ماخوذاً)

سیرتِ مبارکہ کے اِس پہلو سے معلوم ہوا کہ آدمی جب اپنے گھر میں

داخل ہو تو بیوی کو سلام کرے۔ افسوس! آج کل میاں بیوی کے آپس میں اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی سلام جیسے عمدہ اخلاق سے محرومی دیکھنے کو ملتی ہے، حالانکہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کے لئے سلامتی کی دُعا ہے، اِس سے روزی میں برکت ہوتی ہے اور گھر میں لڑائی جھگڑا بھی نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: گھر میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر پہلے سیدھا قدم دَروازہ میں داخل کریں، پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ کہیں۔ بعض بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دِن کی اِبتدا میں جب پہلی بار گھر میں داخِل ہوتے ہیں تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور قُلْ هُوَ اللّٰه شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اِس سے گھر میں اِتفاق بھی رَہتا ہے اور روزی میں بَرَکت بھی۔

(مرآۃ المناجیح، 6/ 9 ملخصاً)

اَزواج کو عبادت کیلئے جگانا:

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اَزواجِ مطہرات کی آخرت کی مزید بہتری کیلئے انہیں عبادات کا ذوق و شوق دِلاتے اور انہیں راتوں کو عبادت کے لئے جگاتے۔

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہوئے تو فرمایا: سبحان اللہ یعنی اللہ کی ذات پاک ہے! اس رات میں کیسے کیسے فتنے اتارے گئے اور کیسے کیسے خزانے کھولے گئے! حجرے والیوں کو جگاؤ۔(بخاری، 1 /61، حدیث: 115) جب رَمَضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عبادت میں بہت کوشش فرماتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔(بخاری،1 /663،حدیث:2024)

اَزواج کے ساتھ مشاورت:

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند اور صائبُ الرائے ہونے کے باوجود اپنی اَزواج کی رائے اور مشورے کو اَہمیت دیتے اور اسے قبول بھی فرماتے تھے۔ پہلی مرتبہ وحیِ اِلٰہی نازل ہونے کے موقع پر بھی آپ نے اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ کیا۔ (بخاری، 1 /8، حدیث: 3 ماخوذاً) صلحِ حدیبیہ کے موقع پر اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہُ عنہا کی مُعاملہ فہمی، حکمتِ عملی اور بہترین مشورے نے اِصلاح کا بڑا کام کیا کہ اُس وقت صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم عمرہ کی اَدائیگی سے روکے جانے پر رنج وغم میں تھے اور کوئی بھی قربانی کرکے اپنا اِحرام کھولنے کے لئے ذہنی طور

پر تیار نہیں تھا تو آپ نے بارگاہِ رسالت میں یہ رائے دی کہ یارسولَ اللہ! آپ کسی سے کچھ بھی نہ فرمائیں اور خود اپنی قربانی ذبح کرکے اور حلق کرواکر اپنا اِحرام کھول دیں، چنانچہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایسا ہی کیا یہ دیکھ کر سب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اپنی اپنی قربانیاں کرکے اور ایک دوسرے کا حلق کرکے اِحرام کھول دیا۔(بخاری،2/227،حدیث:2732)

"گھریلو زندگی" اِنسانی زندگی کا وہ نمایاں پہلو ہے جس کے ذَریعے ایک اِنسان کی عملی اور اَخلاقی حالت کا صحیح اَندازہ لگایا جاسکتا ہے، شاید ہی کوئی شخص اِس پہلو کے اِعتبار سے کامل ہو، یہی وجہ ہے کہ عام لوگ اپنی زندگی کے اِس پہلو کو راز میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور کسی دوسرے کا اِس پر مطلع ہونا پسند نہیں کرتے۔ صرف نبی آخر الزماں، شہنشاہ کون و مکاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مبارک ہے کہ جن کی زندگی کا یہ پہلو بھی سب پر آشکار، بے مثل و بے مثال اور لائقِ تقلید ہے۔ اللہ پاک نبیِّ رَحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کے صدقے ہمیں بھی اپنے اہل و عیال اور بالخصوص اپنی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923208324094

کتاب کے ساتھ ملنے والے 50 تحقیقی کورسز کی فہرست

(1). مصنف و محقق بننے والوں کے لیے سیکھنے کی 56 اہم باتیں

(2). اصناف و اسالیب تحریر کورس

(3). لکھنے سے پہلے سیکھنے والے 20 اہم کام

(4). مضمون نویسی و تخریج کورس

(5). مائیکروسافٹ ورڈ کورس (کمپوزنگ سے پرنٹنگ تک تمام مراحل)

(6). المکتبۃ الشاملۃ (کمپیوٹر اینڈ موبائل، مکمل انسٹالیشن و استعمال)

(7). "المکتبۃ الشاملۃ سے تحریر و تصنیف کے آئیڈیاز"

(8). "تحریر و تصنیف کی منصوبہ بندی"

(9). فن تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے کے 12 پروفیشنل طریقے)

(10). تحریر و تصنیف میں معاون ٹیکنالوجی کورس

(11). سیرت نگاری کے میدانات و رجحانات اور سیرت کے 600 عنوانات مع خاکہ

(12). اربعین نویسی کورس (150 سے زائد اربعینات مرتب کرنے کا آسان طریقہ)

(13). کتابوں، پی ڈی ایف، مخطوطہ جات اور یونیکوڈ کی تلاش

(14). فن حاشیہ نگاری و تحقیق و تخریج کورس (ایک کتاب کی تخریج کا پریکٹیکل)

(15). مقالہ نگاری کورس (انتخابِ عنوان سے تکمیل مقالہ تک کی تفصیلی تربیت)

(16). تیس روزہ فہم و تدبر قرآن پریکٹیکل کورس

(17). فہم و تدبر حدیث کورس

(18). فنّ اشاریہ سازی کورس مع اشاریہ بنانے کی تفصیلی تربیت

(19). تحقیق و تصنیف میں معاون ضروری انسٹالیشن

(20). اہل مدارس کی مستقبل کی پلاننگ

(21). درسِ قرآن کیسے اور کہاں سے دیں؟ 13 طریقے مع مواد

(22). فنّ تخلیق موضوع

(23). مضمون / کتاب کیسے لکھیں؟

(24). فنّ کتابیات

(25). مختلف علوم وفنون میں کتابیں لکھنے کے منصوبے

(26). علمی و تکنیکی نشست

(27). مقالات و مضامین کی خاکہ سازی (ابواب و فصول بنانا)

(28). مصادرِ علومِ اسلامیہ

(29). علومِ اسلامیہ میں مضمون نگاری

(30). ”مطالعہ“ کے مفید طریقے اور اہداف مع تحقیقی منصوبے

(31). بلاگنگ اینڈ آرٹیکل رائٹنگ کورس

(32). موبائل میں تحقیق و تصنیف کیسے کریں؟

(33). موسوعات و انسائیکلوپیڈیاز، تعارف اور بنانے کے طریقے

(34). تحریری کاموں پر فری مشاورتی نشست

(35). رائٹنگ پلاننگ کورس

(36). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(37). فن اختصار سازی اور اس کے 125 اہم منصوبے مع پریکٹیکل ٹریننگ

(38). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(39). درسِ سیرت کیسے دیں؟ مع سیرت نگاری وقت کی اہم ضرورت

(40). فقہ حنفی تعارف و دفاعِ امامِ اعظم (موسوعات، کتابیات اور اہم منصوبے)

(41). مبادیاتِ سیرت مع سیرت نگاری کا آغاز و ارتقاء

(42). ”مصادر سیرت کورس“

(43). ”فن تخلیق عنوانات سیرت کورس“

(44). ”عقیدہ ختم نبوت اور تحقیقی منصوبے“

(45). ”مطالعہ سیرت کے لیے معاون کتب“

(46). ”کتابیات سیرت کورس“

(47). ”مقاصد تصانیف مع 1521 مجوزہ عنواناتِ سیرت“

(48). ”کتب و مقالاتِ سیرت کا حصول“

(49). ”تحقیق و تصنیف کیسے سیکھیں؟“

(50). ”مناہج تحقیق کی آسان تفہیم“